بلقیس ۞
ڈاکٹر ذوالقرنین احمد ۞۞

میرؔ کی شاعرانہ عظمت اور
''بحرِ مضارع مثمن اخرب مکفوف محذوف مقصور''

Poetic grandeur of Mir and "Poetic meter of Muzaray Musamman Akhrab Makfoof Mehzoof Maqsoor."

By *Bilqees, Research Scholar, Department of Urdu University of Karachi.*
Dr. Zulqarnain Shadab Ehsani, Adjunct Professor, Former Head of Department of Urdu, University of Karachi.

ABSTRACT

In this article, poetic grandeur of Mir Taqi Mir has been analysed with specific reference of prosody. Mir mostly chose poetic meter of *Muzaray Musamman Akhrab Makfoof Mehzoof Maqsoor* for his poetic expression, which is not customary. But after a deep study of his poetry, it is established that Mir is proficient in the use of this poetic meter in such a way that his readers got familiar with this unusual meter. Creative intelligence of Mir has created four hundred and sixteen ghazals, poems, masnavi and elegies in this meter. A brief analysis of this meter in the alphabetical order of *radeef* has been presented in this article. In the 21st century, it is a prevalent thought that learning prosody spoils poetry of a creative soul, but it has been critically proved by scholar that all the streamline poet of words have well articulated in the craft of prosody which help them to create universal poetry of and from all the ages.

Keywords: prosody, meter, expression, unusual, ghazal, masnavi, elegies.

۞ ریسرچ اسکالر، شعبۂ اردو، کراچی یونی ورسٹی
۞۞ ایڈجنکٹ پروفیسر، سابق صدرنشیں، شعبۂ اردو، کراچی یونی ورسٹی

اکیسویں صدی میں عام خیال یہ ہے کہ علمِ عروض کا جاننا یا سیکھنا شاعری کے لیے خرابی کا سبب ہے لیکن اُردو زبان میں صفِ اوّل کے شعرا عروض کے ماہر نظر آتے ہیں اس کا مطلب یہ ہوا کہ شاعر کے عروض سیکھنے سے اس کی شاعری میں چار چاند لگ جاتے ہیں اور جو شاعر نہیں ہوتا عروض اس کو غارت کر دیتا ہے۔ اس ضمن میں میر تقی میرؔ ایک بہترین مثال ہیں۔ میرؔ صاحب اُردو کے وہ شاعر ہیں جن کی شاعرانہ عظمت سے انحراف ممکن نہیں اور ان کی شاعرانہ عظمت میں عروض کو خاصہ دخل ہے۔ ''شرط سلیقہ ہے ہر اک امر میں... عیب بھی کرنے کو ہنر چاہیے''[1] مذکورہ شعر عروض جانے بغیر نہیں کہا جا سکتا اور نہ ہی شعری سطح پر اس طرح زبان و بیان پر قدرت ہو سکتی ہے۔ ان پہلوؤں کو مدِ نظر رکھتے ہوئے میرؔ کی شاعرانہ عظمت کا جائزہ با اعتبارِ علمِ عروض مقصود ہے۔ چوں کہ میرؔ نے ''بحرِ مضارع مثمن اخرب مکفوف محذوف مقصود'' (مفعول فاع لات مفاعیل فاع لن/فاع لات)[2] میں سب سے زیادہ اشعار کہے ہیں۔ اس لیے مناسب یہی سمجھا گیا کہ میرؔ کے فنی کمال کو اس بحر کے پس منظر میں پرکھا جائے۔ حیرت کی بات یہ ہے کہ اُردو زبان میں ''فاصلہ''[3] نہیں ہے۔ تمام مصادر سہ حرفی تک پائے جاتے ہیں۔ علمِ عروض کی اصطلاح میں ''سببِ خفیف'' اور ''وتدِ مجموع''[4] کا براہِ راست اُردو زبان کے مزاج سے تعلق ہے جب کہ ''سببِ ثقیل'' اور ''وتدِ مفروق''[5] اختراع کیے جاتے ہیں۔ ''بحرِ مضارع سالم''[6] کا قصّہ بھی کچھ اس طرح ہے کہ ''مفاعیلن'' کے بعد ''وتدِ مفروق'' سے منسلک دو ''سببِ خفیف'' اس بحر کو غیر مروّج بنائے ہوئے ہیں۔ حیران کن بات یہ ہے اس غیر مروّج بحر کے زحاف میں میرؔ کو مہارتِ دوام حاصل ہوئی۔ میرؔ کی بیش تر اہم شاعری اس زحاف سے عبارت ہے۔ اس مہارت کے نمونے کے طور پر ان کی چار سو سولہ کی غزلیں، نظمیں، مثنویاں اور مراثی وغیرہ ملتے ہیں جب کہ اشعار کی تعداد چار ہزار اکتیس ہے۔ بااعتبارِ ''ردیف'' مذکورہ شعری اصناف کی تفصیل اجمالاً پیش کی جا رہی ہے۔

۱۔ ردیف (الف): اس ردیف میں سات سو چونسٹھ اشعار پر مشتمل اٹھانوے غزلیں اور فردیات ہیں۔ اس ردیف کی پہلی غزل دیوان اوّل میں ''تھا مستعار حسن سے اس کے جو نور تھا''[7] اور آخری غزل دیوان ششم میں ''اب یار دو پہر کو کھڑا ٹک جو یاں رہا''[8] شامل ہے۔ اس کے علاوہ دیوان ششم میں شامل تین فردیات اور مثنوی ''شکارنامۂ دوم'' میں شامل ایک غزل ''اک دُرج موتیوں کے سبب ہاتھ آ گیا''[9] اس ردیف کے تحت آتے ہیں:

میں غش کیا جو خط لے ادھر نامہ بر چلا
یعنی کہ فرطِ شوق سے جی بھی اُدھر چلا[10]

میں غش ک (مفعول)، یا جُ خط لِ (فاع لات)، اُدھر نامَ (مفاعیل)، بر چلا (فاع لن)، یعنی کہ (مفعول)، فرطِ شوق (فاع لات) سے جی بھی اُ (مفاعیل) دھر چلا (فاع لن)۔ صدر و ابتدا ''اخرب''، حشو اوّل و دوم ''مکفوف''، عروض و

ضرب ''محذوف''۔ اس طرح آٹھ ارکان کے اس مطلع کی بحر ''مضارع مثمن اخرب مکفوف محذوف'' (مفعول فاع لات مفاعیل فاع لن) ہے۔

۲۔ردیف (ب): اس ردیف میں ایک سو پانچ اشعار پر مشتمل تیرہ غزلیں ہیں۔اس ردیف کی پہلی غزل دیوان اوّل میں ''اب وہ نہیں کہ آنکھیں تھیں پُر آب روز و شب''(۱۱) اور آخری غزل دیوان ششم میں ''منھ دھوتے اس کے آتا تو ہے اکثر آفتاب''(۱۲) ہے:

وہ جو کشش تھی اس کی طرف سے کہاں ہے اب
تیرو کماں ہے ہاتھ میں سینہ نشاں ہے اب(۱۳)

وہ جو ک (مفعول)، شش تھِ اُس کِ (فاع لات)، طرف سے ک (مفاعیل)، ہا ہِ اب (فاع لن)، تیرو ک (مفعول)، ماہِ ہاتھ (فاع لات) مِ سینہ ن (مفاعیل) شا ہِ اب (فاع لن)۔صدر و ابتدا ''اخرب''، حشو اوّل و دوم ''مکفوف''، عروض و ضرب ''محذوف''۔ اس طرح آٹھ ارکان کے اس مطلع کی بحر ''مضارع مثمن اخرب مکفوف محذوف'' (مفعول فاع لات مفاعیل فاع لن) ہے۔

۳۔ ردیف (ت): اس ردیف میں چوّن اشعار پر مشتمل سات غزلیں ہیں۔اس ردیف کی پہلی غزل دیوان دوم میں ''ہم تم سے چشم رکھتے تھے دل داریاں بہت''(۱۴) اور آخری غزل دیوان چہارم میں ''کرتا ہے گرچہ یاروں سے وہ ٹیڑھی بانکی بات''(۱۵) ہے:

جب سے چلی چمن میں ترے رنگِ پاں کی بات
سنتا نہیں ہے کوئی کلی کے دہاں کی بات(۱۶)

جب سے چ (مفعول)، لی چمن مِ (فاع لات)، ترے رنگِ (مفاعیل)، پاکِ بات (فاع لات)، سنتا نَ (مفعول)، ہی ہِ کوئی (فاع لات) کلی کے د (مفاعیل)، ہاکِ بات (فاع لات)۔صدر و ابتدا ''اخرب''، حشو اوّل و دوم ''مکفوف''، عروض و ضرب ''مقصور''۔ اس طرح آٹھ ارکان کے اس مطلع کی بحر ''مضارع مثمن اخرب مکفوف مقصور'' (مفعول فاع لات مفاعیل فاع لات) ہے۔

۴۔ ردیف (ج): اس ردیف میں پانچ اشعار کی ایک غزل دیوان اوّل میں شامل ہے۔ مطلع یہ ہے:

آئے ہیں میرؔ منھ کو بنائے خفا سے آج
شاید بگڑ گئی ہے کچھ اس بے وفا سے آج(۱۷)

آئے ہیں (مفعول)، میرؔ منھ کُ (فاع لات)، بنائے خ (مفاعیل)، فاسِ آج (فاع لات)، شاید ب (مفعول)، گڑ گئی

ہِ (فاع لات)، کچھ اُس بے و (مفاعیل)، فا سِ آج (فاع لات)۔ صدر و ابتدا ''اخرب''، حشواوّل و دوم ''مکفوف''، عروض وضرب ''مقصور''۔ اس طرح آٹھ ارکان کے اس مطلع کی بحر ''مضارع مثمن اخرب مکفوف مقصور'' (مفعول فاع لات مفاعیل فاع لات) ہے۔

۵۔ **ردیف (چ):** اس ردیف میں اُنچاس اشعار پر مشتمل سات غزلیں ہیں۔ اس ردیف کی پہلی غزل دیوان دوم میں ''دل کھو گیا ہوں میں یہیں دیوانہ پن کے بیچ''[18] اور آخری غزل دیوان پنجم میں ''اے بُوے گُل سمجھ کے مہکیو پَوَن کے بیچ''[19] ہے۔

کل لے گئے تھے یار ہمیں بھی چمن کے بیچ
اس کی سی بُو نہ آئی گل و یاسمن کے بیچ[20]

کل لے گ (مفعول)، ئے تھ یار (فاع لات)، ہمیں بھی چ (مفاعیل)، من کِ بیچ (فاع لات)، اس کی سِ (مفعول)، بُو نہ آئی (فاع لات)، گل و یاس (مفاعیل)، من کِ بیچ (فاع لات)۔ صدر و ابتدا ''اخرب''، حشواوّل و دوم ''مکفوف''، عروض وضرب ''محذوف''۔ اس طرح آٹھ ارکان کے اس مطلع کی بحر ''مضارع مثمن اخرب مکفوف مقصور'' (مفعول فاع لات مفاعیل فاع لات) ہے۔

۶۔ **ردیف (ح):** اس ردیف میں ساٹھ اشعار پر مشتمل آٹھ غزلیں ہیں۔ اس ردیف کی پہلی غزل دیوان اوّل میں ''ہونے لگا گزارِ غمِ یار بے طرح''[21] اور آخری غزل دیوان پنجم میں ''کیا نیچی آنکھیں دیکھو ہو تلوار کی طرح''[22] ہے۔

دل کو جو خوب دیکھا تو ہُو کا مکان ہے
ہے اس مکاں میں ساری وہی لامکاں کی طرح[23]

دل کو جُ (مفعول)، خوب دیکھَ (فاع لات)، تُہو کا م (مفاعیل)، کان ہے (فاع لن)، ہے اس م (مفعول)، کامِ سار (فاع لات)، وہی لام (مفاعیل)، کا کِ طرح (فاع لات)۔ صدر و ابتدا ''اخرب''، حشواوّل و دوم ''مکفوف''، عروض ''محذوف'' ضرب ''مقصور''۔ اس طرح آٹھ ارکان کے اس مطلع کی بحر ''مضارع مثمن اخرب مکفوف محذوف مقصور'' (مفعول فاع لات مفاعیل فاع لن/فاع لات) ہے۔

۷۔ **ردیف (خ):** اس ردیف میں ایک فرد ''ہے میرے جو سرشکِ دمادم کا رنگ سرخ... ریزش کا اس کے تختہ ہے سینے کا سنگ سرخ''[24] دیوان چہارم میں شامل ہے۔ ہے میرے (مفعول)، جو سرشک (فاع لات)، دمادم ک (مفاعیل)، رنگ سرخ (فاع لات)، ریزش ک (مفعول)، اس کِ تختہ (فاع لات)، ہسینے ک (مفاعیل)، سنگ سرخ (فاع لات)۔ صدر و ابتدا ''اخرب''، حشواوّل و دوم ''مکفوف''، عروض وضرب ''مقصور''۔ اس طرح آٹھ ارکان کے اس

مطلع کی بحر ''مضارع مثمن اخرب مکفوف مقصور'' (مفعول فاع لات مفاعیل فاع لات) ہے۔

۸۔ ردیف (د): اس ردیف میں بائیس اشعار پر مشتمل چار غزلیں ہیں۔ اس ردیف کی پہلی غزل دیوان اوّل میں ''آوے گی میری قبر سے آواز میرے بعد''(۲۵) اور آخری غزل دیوان پنجم میں ''رکھتا ہے دل کنار میں صد پارہ دردمند''(۲۶) ہے۔

کب سے ہے باغ کے پسِ دیوار باش و بود
مشکل کریں ہیں جیسے گرفتار باش و بود(۲۷)

کب سے ہِ (مفعول)، باغ کے پ (فاع لات)، سدیوار (مفاعیل)، باش بُود (فاع لات)، مشکل ک (مفعول)، رے ہِ جیسِ (فاع لات) گرفتار (مفاعیل) باشُ بود (فاع لات)۔ صدر و ابتدا ''اخرب''، حشو اوّل و دوم ''مکفوف''، عروض و ضرب ''مقصور''۔ اس طرح آٹھ ارکان کے اس مطلع کی بحر ''مضارع مثمن اخرب مکفوف مقصور'' (مفعول فاع لات مفاعیل فاع لات) ہے۔

۹۔ ردیف (ذ): اس ردیف میں ایک فرد ''درویشی کی جو سوختگی ہے، سو ہے لذیذ... نان و نمک ہے داغ کا بھی ایک شے لذیذ''(۲۸) دیوان چہارم میں شامل ہے۔ درویشِ (مفعول)، کی جُ سوخ (فاع لات)، تگی ہے جُ (مفاعیل)، ہے لذیذ (فاع لات)، نانون (مفعول)، مک ہِ داغ (فاع لات)، کَ بھی ایک (مفاعیل)، شے لذیذ (فاع لات)۔ صدر و ابتدا ''اخرب''، حشو اوّل و دوم ''مکفوف''، عروض و ضرب ''مقصور''۔ اس طرح آٹھ ارکان کے اس مطلع کی بحر ''مضارع مثمن اخرب مکفوف مقصور'' (مفعول فاع لات مفاعیل فاع لات) ہے۔

۱۰۔ ردیف (ر): اس ردیف میں ایک سو ستّر اشعار پر مشتمل اکیس غزلیں ہیں۔ اس ردیف کی پہلی غزل دیوان اوّل میں ''اودھر تلک ہی چرخ کے مشکل ہے ٹک گزر''(۲۹) اور آخری غزل دیوان ششم میں ''گل کیا جسے کہیں کہ گلے کا تو ہار کر''(۳۰) ہے۔

آخر دکھائی عشق نے چھاتی فگار کر
تصدیع کھینچی ہم نے یہ کام اختیار کر(۳۱)

آخر د (مفعول)، کھاءِ عشق (فاع لات)، نِ چھاتی ف (مفاعیل)، گار کر (فاع لن)، تصدیع (مفعول)، کھینچی ہم نِ (فاع لات)، یہ کام اِخ (مفاعیل)، تار کر (فاع لن)۔ صدر و ابتدا ''اخرب''، حشو اوّل و دوم ''مکفوف''، عروض و ضرب ''محذوف''۔ اس طرح آٹھ ارکان کے اس مطلع کی بحر ''مضارع مثمن اخرب مکفوف محذوف'' (مفعول فاع لات مفاعیل فاع لن) ہے۔

۱۱۔ ردیف (ڑ): اس ردیف میں سات اشعار کی ایک غزل دیوان اوّل میں شامل ہے۔ مطلع یہ ہے:

آشوب دیکھ چشم تری سر رہے ہیں جوڑ
پلکوں کی صف سے بھیڑیں گئیں منھ کو موڑ موڑ(۳۲)

آشوب (مفعول)، دیکھ چشم (فاع لات)، تری سر ر (مفاعیل)، ہے ہِ جوڑ (فاع لات)، پلکوک ِ (مفعول)، صف سِ بھیڑ ِ (فاع لات) گئی منھ کو (مفاعیل) موڑ موڑ (فاع لات)۔ صدر و ابتدا ''اخرب''، حشو اوّل و دوم ''مکفوف''، عروض وضرب ''مقصور''۔ اس طرح آٹھ ارکان کے اس مطلع کی بحر ''مضارع مثمن اخرب مکفوف مقصور'' (مفعول فاع لات مفاعیل فاع لات) ہے۔

۱۲۔ ردیف (ز): اس ردیف میں اکسٹھ اشعار پر مشتمل نو غزلیں ہیں۔ اس ردیف کی پہلی غزل دیوان اوّل میں ''ہوتا نہیں ہے باب اجابت کا وا ہنوز''(۳۳) اور آخری غزل دیوان پنجم میں ''سرکش ہے، تند خو ہے، عجب ہے زباں دراز''(۳۴) ہے۔

ہے تند وتیز اس کی نگہ اس طرف ہنوز
مارا ہے بے گناہ و گنا ہ اس طرف ہنوز(۳۵)

ہے تندُ (مفعول)، تیز اس کِ (فاع لات)، نگہ اس ط (مفاعیل)، رف ہنوز (فاع لات)، ماراہِ (مفعول)، بے گناہ (فاع لات)، گناہس ط (مفاعیل)، رف ہنوز (فاع لات)۔ صدر و ابتدا ''اخرب''، حشو اوّل و دوم ''مکفوف''، عروض و ضرب ''مقصود''۔ اس طرح آٹھ ارکان کے اس مطلع کی بحر ''مضارع مثمن اخرب مکفوف مقصور'' (مفعول فاع لات مفاعیل فاع لات) ہے۔

۱۳۔ ردیف (س): اس ردیف میں چھبیس اشعار پر مشتمل چار غزلیں ہیں۔ اس ردیف کی پہلی غزل دیوان اوّل میں ''اے ابرِ تر تو اور کسی سمت کو برس''(۳۶) اور آخری غزل دیوان چہارم میں ''کل ہاتھ جا رہا تھا دلِ بے قرار پاس''(۳۷) ہے۔

عزّت نہیں ہے دل کی کچھ اس دل ربا کے پاس
رہتی ہے آرسی ہی دھری خود نما کے پاس(۳۸)

عزّت نَ (مفعول)، ہی ہِ دل کِ (فاع لات)، کچھ اس دل ر (مفاعیل)، باکِ پاس (فاع لات)، رہتی ہِ (مفعول)، آرسی ہِ (فاع لات)، دھری خودنُ (مفاعیل)، ماک ِ پاس (فاع لات)۔ صدر و ابتدا ''اخرب''، حشو اوّل و دوم ''مکفوف''، عروض وضرب ''مقصور''۔ اس طرح آٹھ ارکان کے اس مطلع کی بحر ''مضارع مثمن اخرب مکفوف مقصور''

(مفعول فاع لات مفاعیل فاع لات) ہے۔

۱۴۔ ردیف (ش): اس ردیف میں اکتیس اشعار پر مشتمل چار غزلیں ہیں۔اس ردیف کی پہلی غزل دیوان اوّل میں ''ہر جزر و مد سے دست و بغل اُٹھتے ہیں خروش''(۳۹) اور آخری غزل دیوان پنجم میں ''غصّے میں ناخنوں نے مرے کی ہے کیا تلاش''(۴۰) ہے۔

اس کا خیال آوے ہے عیّار کی روش
کچھ اس کی ہم نے پائی نہ رفتار کی روش(۴۱)

اس کا خ (مفعول)، یال آوِ (فاع لات)، ہِ عی یار (مفاعیل)، کی روش (فاع لن)، کچھ اس کِ (مفعول)، ہم نِ پائی (فاع لات)، نرف تار (مفاعیل)، کی روش (فاع لن)۔صدر و ابتدا ''اخرب''، حشو اوّل و دوم ''مکفوف''، عروض و ضرب ''محذوف''۔اس طرح آٹھ ارکان کے اس مطلع کی بحر ''مضارع مثمن اخرب مکفوف محذوف'' (مفعول فاع لات مفاعیل فاع لن) ہے۔

۱۵۔ ردیف (ط): اس ردیف میں تیرہ اشعار پر مشتمل تین غزلیں ہیں۔اس ردیف کی پہلی غزل دیوان دوم میں ''کرتے نہیں ہیں اس سے نیا ہم کچھ اختلاط''(۴۲) اور آخری غزل دیوان پنجم میں ''رکھتا ہے میرے دل سے تمھارا غم اختلاط''(۴۳) ہے۔

جس کو ہوا ہے اس صنمِ بے وفا سے ربط
اُس کو خدا ہی ہووے تو ہو کچھ خدا سے ربط(۴۴)

جس کو ہ (مفعول)، واہِ اُس ص (فاع لات)، نمے بے و (مفاعیل)، فا سِ ربط (فاع لات)، اُس کو خ (مفعول)، دا ہِ ہوو (فاع لات)، تُہو کچھ خ (مفاعیل)، دا سِ ربط (فاع لات)۔صدر و ابتدا ''اخرب''، حشو اوّل و دوم ''مکفوف''، عروض و ضرب ''مقصور''۔ اس طرح آٹھ ارکان کے اس مطلع کی بحر ''مضارع مثمن اخرب مکفوف مقصور'' (مفعول فاع لات مفاعیل فاع لات) ہے۔

۱۶۔ ردیف (غ): اس ردیف میں بارہ اشعار پر مشتمل دو غزلیں ہیں۔ اس ردیف کی پہلی غزل دیوان دوم میں ''اب اس کے غم سے جو کوئی چاہے سو کھائے داغ''(۴۵) اور دوسری غزل دیوان سوم میں ''صحبت کسو سے رکھنے کا اس کو نہ تھا دماغ''(۴۶) ہے۔

صحبت کسو سے رکھنے کا اس کو نہ تھا دماغ
تھا میرؔ بے دماغ کو بھی کیا بلا دماغ

صحبت ک (مفعول)، سوسِ رکھنِ (فاع لات)، کاُس کونَ (مفاعیل)، تھا دماغ (فاع لات)، تھا میرؔ (مفعول)، بے دماغ (فاع لات)، کبھی کابَ (مفاعیل)، لا دماغ (فاع لات)۔ صدر و ابتدا ''اخرب''، حشو اوّل و دوم ''مکفوف''، عروض وضرب ''مقصور''۔ اس طرح آٹھ ارکان کے اس مطلع کی بحر ''مضارع مثمن اخرب مکفوف مقصور'' (مفعول فاع لات مفاعیل فاع لات) ہے۔

۱۷۔ ردیف (ف): اس ردیف میں بارہ اشعار پر مشتمل دو غزلیں اور دو فردیات ہیں۔اس ردیف کی پہلی غزل دیوان اوّل میں ''غالب ہے تیرے عہد میں بیداد کی طرف''(۴۷) اور آخری غزل دیوان دوم میں ''میلانِ دل ہے زلفِ سیہ فام کی طرف''(۴۸) ہے۔اس کے علاوہ دو فردیات دیوان پنجم میں شامل ہیں۔

اے تجھ بغیر لالہ و باغ و بہار حیف
گل سے چمن بھرے ہوں نہ ہو تو ہزار حیف(۴۹)

اے تجھ ب (مفعول)، غیر لالَ (فاع لات)، وباغوب (مفاعیل)، ہار حیف (فاع لات)، گل سے چ (مفعول)، من بھرے ہُ (فاع لات)، نہوتو ہ (مفاعیل)، زار حیف (فاع لات)۔ صدر و ابتدا ''اخرب''، حشو اوّل و دوم ''مکفوف''، عروض وضرب ''مقصور''۔ اس طرح آٹھ ارکان کے اس مطلع کی بحر ''مضارع مثمن اخرب مکفوف مقصور'' (مفعول فاع لات مفاعیل فاع لات) ہے۔

۱۸۔ ردیف (ق): اس ردیف میں بارہ اشعار پر مشتمل دو غزلیں ہیں۔اس ردیف کی پہلی غزل دیوان سوم میں ''گر بادیے میں تجھ کو صبا لے جائے شوق''(۵۰) اور دوسری غزل دیوان چہارم میں ''نزدیک عاشقوں کے زمیں ہے قرارعشق''(۵۱) ہے۔

نزدیک عاشقوں کے زمیں ہے قرارعشق
اور آسماں غبارِ سرِ رہ گزار عشق

نزدیک (مفعول)، عاشقو کِ (فاع لات)، زمی ہے ق (مفاعیل)، رارعشق (فاع لات)، اورآس (مفعول)، ماغبار (فاع لات)، سرے رہ گ (مفاعیل)، زارعشق (فاع لات)۔ صدر و ابتدا ''اخرب''، حشو اوّل و دوم ''مکفوف''، عروض وضرب ''مقصور''۔ اس طرح آٹھ ارکان کے اس مطلع کی بحر ''مضارع مثمن اخرب مکفوف مقصور'' (مفعول فاع لات مفاعیل فاع لات) ہے۔

۱۹۔ ردیف (ک): اس ردیف میں پچیاسی اشعار پر مشتمل نو غزلیں ہیں۔اس ردیف کی پہلی غزل دیوان اوّل میں ''بے چین مجھ کو چاہتا ہر دم ہے زیرِ خاک''(۵۲) اور آخری غزل دیوان ششم میں ''اس کی رہے گی گرمیِ بازار کب تلک''(۵۳) ہے۔

اے عشق کیا جو مجھ سا ہوا ناتواں ہلاک
کر ہاتھ ٹک ملا کے کوئی پہلواں ہلاک[۵۴]

اے عشق (مفعول)، کاجُ مجھ س (فاع لات)، ہوا نات (مفاعیل)، وا ہلاک (فاع لات)، کر ہاتھ (مفعول)، ٹُک ملاک (فاع لات)، کوئی پہل (مفاعیل)، وا ہلاک (فاع لات)۔ صدر و ابتدا ''اخرب''، حشو اوّل و دوم ''مکفوف''، عروض و ضرب ''مقصور''۔ اس طرح آٹھ ارکان کے اس مطلع کی بحر ''مضارع مثمن اخرب مکفوف مقصور'' (مفعول فاع لات مفاعیل فاع لات) ہے۔

۲۰۔ ردیف (گ): اس ردیف میں انتالیس اشعار پر مشتمل چار غزلیں ہیں۔ اس ردیف کی پہلی غزل دیوان دوم میں ''غافل ہیں ایسے، سوتے ہیں گویا جہاں کے لوگ''[۵۵] اور آخری غزل دیوان پنجم میں ''رہتے ہیں اس سے لاگ پہ ہم بے قرار الگ''[۵۶] ہے۔

ہے آگ کا سا نالہ کا ہش فزا کا رنگ
کچھ اور صبح دم سے ہوا ہے ہوا کا رنگ[۵۷]

ہے آگ (مفعول)، کا س نالَ (فاع لات)، ہکا ہش ف (مفاعیل)، زا کرنگ (فاع لات)، کچھ اور (مفعول)، صبح دم سِ (فاع لات)، ہوا ہے ہ (مفاعیل)، وا کرنگ (فاع لات)۔ صدر و ابتدا ''اخرب''، حشو اوّل و دوم ''مکفوف''، عروض و ضرب ''مقصور''۔ اس طرح آٹھ ارکان کے اس مطلع کی بحر ''مضارع مثمن اخرب مکفوف مقصور'' (مفعول فاع لات مفاعیل فاع لات) ہے۔

۲۱۔ ردیف (ل): اس ردیف میں چھیاسی اشعار پر مشتمل تیرہ غزلیں ہیں۔ اس ردیف کی پہلی غزل دیوان اوّل میں ''فصلِ خزاں میں سیر جو کی ہم نے جائے گل''[۵۸] اور آخری غزل دیوان ششم میں ''زنہار گلستاں میں نہ کر منھ کو سُوے گل''[۵۹] ہے۔

آئی بہار، نکلے چمن میں ہزار گل
دل جو کھلا فسردہ تو جوں بے بہار گل[۶۰]

آئی ب (مفعول)، ہار نکلِ (فاع لات)، چمن مے ہ (مفاعیل)، زار گل (فاع لن)، دل جو کھ (مفعول)، لافسرَ (فاع لات)، تجو بے ب (مفاعیل)، ہار گل (فاع لن)۔ صدر و ابتدا ''اخرب''، حشو اوّل و دوم ''مکفوف''، عروض و ضرب ''محذوف''۔ اس طرح آٹھ ارکان کے اس مطلع کی بحر ''مضارع مثمن اخرب مکفوف محذوف'' (مفعول فاع لات مفاعیل فاع لن) ہے۔

۲۲۔ ردیف(م): اس ردیف میں پچیاسی اشعار پر مشتمل گیارہ غزلیں ہیں۔ اس ردیف کی پہلی غزل دیوان اوّل میں ''کیا بلبلِ اسیر ہے بے بال و پر کہ ہم'' (۶۱) اور آخری غزل دیوان پنجم میں ''اس کی گلی میں غش جو کیا، آ سکے نہ ہم'' (۶۲) ہے۔

مشتاق ان لبوں کے ہیں سب مرد و زن تمام
دفتر لکھے گئے، نہ ہوا پر سخن تمام (۶۳)

مشتاق (مفعول)، ان لبوکِ (فاع لات)، ہسب مردُ (مفاعیل)، زن تمام (فاع لات)، دفترل (مفعول)، کھے گئے نَ (فاع لات)، ہوا پر س (مفاعیل)، خن تمام (فاع لات)۔ صدر و ابتدا ''اخرب''، حشو اوّل و دوم ''مکفوف''، عروض وضرب ''مقصور''۔ اس طرح آٹھ ارکان کے اس مطلع کی بحر ''مضارع مثمن اخرب مکفوف مقصور'' (مفعول فاع لات مفاعیل فاع لات) ہے۔

۲۳۔ ردیف(ن): اس ردیف میں تین سو اکیس اشعار پر مشتمل چوالیس غزلیں اور فردیات ہیں۔ اس ردیف کی پہلی غزل دیوان اوّل میں ''آیا کمال نقص مرے دل کی تاب میں'' (۶۴) اور آخری غزل دیوان ششم میں ''اسرار دل کے کہتے ہیں پیرو جوان میں'' (۶۵) ہے۔ اس کے علاوہ دیوان اوّل اور ششم میں تین فردیات اور مثنوی ''شکارنامۂ اوّل'' میں شامل ایک غزل ''حیف اس شکار پیشہ کو ہم سے خبر نہیں'' (۶۶) اور مثنوی ''شکارنامۂ دوم'' میں شامل ایک غزل ''ذوقِ شکار اس کو ہے اتنا کہ حد نہیں'' (۶۷) اس ردیف کے تحت آتے ہیں۔

سب خوبیاں ہیں شیخِ مشیخت پناہ میں
پر ایک حلیہ سازی ہے اُس دست گاہ میں (۶۸)

سب خوب (مفعول)، یا ہِ شیخ (فاع لات)، مشیخت پ (مفاعیل)، نا ہ میں (فاع لن)، پر ایک (مفعول)، حُل یساز (فاع لات)، ہِ اُس دست (مفاعیل)، گاہ میں (فاع لن)۔ صدر و ابتدا ''اخرب''، حشو اوّل و دوم ''مکفوف''، عروض وضرب ''محذوف''۔ اس طرح آٹھ ارکان کے اس مطلع کی بحر ''مضارع مثمن اخرب مکفوف محذوف'' (مفعول فاع لات مفاعیل فاع لن) ہے۔

۲۴۔ ردیف(و): اس ردیف میں دو سو اٹھاون اشعار پر مشتمل اکتیس غزلیں اور فردیات ہیں۔ اس ردیف کی پہلی غزل دیوان اوّل میں ''خط لکھ کے کوئی سادہ نہ اُس کو ملول ہو'' (۶۹) اور آخری غزل دیوان ششم میں ''چاہت میں خوب رُویوں کی کیا جانے کیا نہ ہو'' (۷۰) ہے۔ اس کے علاوہ ایک غزل ''وہ دل شکار آن جو نکلا شکار کو'' مثنوی شکار نامۂ اوّل'' میں شامل ہے۔

رہتا ہے پیشِ دیدۂ تر آہ کا سبھاؤ
جیسے مصاحب ابر کی ہوتی ہے کوئی باؤ(۷۱)

رہتاہِ (مفعول)، پیشِ دید (فاع لات)، ہتر آہ (مفاعیل)، کا سبھاؤ (فاع لات)، جیسے ب (مفعول)، صاحب (فاع لات)، رکی ہوتِ (مفاعیل)، کوئی باؤ (فاع لات)۔ صدر و ابتدا ''اخرب''، حشو اوّل و دوم ''مکفوف''، عروض و ضرب ''مقصور''۔ اس طرح آٹھ ارکان کے اس مطلع کی بحر ''مضارع مثمن اخرب مکفوف مقصور'' (مفعول فاع لات مفاعیل فاع لات) ہے۔

۲۵۔ ردیف (ہ/ھ): اس ردیف میں نواسی اشعار پر مشتمل تیرہ غزلیں ہیں۔ اس ردیف کی پہلی غزل دیوان اوّل میں ''سو ظلم کے رہتے ہیں سزا وار ہمیشہ''(۷۲) اور آخری غزل دیوان ششم میں ''مرتے ہیں ہم تو اس صنمِ خود نما کے ساتھ''(۷۳) ہے۔

گل گل شگفتہ مے سے ہوا ہے نگار دیکھ
یک جرعہ ہمدم اور پلا پھر بہار دیکھ(۷۴)

گل گل ش (مفعول)، گفتہ مے سِ (فاع لات)، ہوا ہے ن (مفاعیل)، گار دیکھ (فاع لات)، یک جرعہ (مفعول)، ہم دم اور (فاع لات)، پلا پھر ب (مفاعیل)، ہار دیکھ (فاع لات)۔ صدر و ابتدا ''اخرب''، حشو اوّل و دوم ''مکفوف''، عروض و ضرب ''مقصور''۔ اس طرح آٹھ ارکان کے اس مطلع کی بحر ''مضارع مثمن اخرب مکفوف مقصور'' (مفعول فاع لات مفاعیل فاع لات) ہے۔

۲۶۔ ردیف (ی/ے): اس ردیف میں پانچ سو چونسٹھ اشعار پر مشتمل بیاسی غزلیں اور فردیات ہیں۔ اس ردیف کی پہلی غزل دیوان اوّل میں ''آخر ہماری خاک بھی برباد ہوگئی''(۷۵) اور آخری غزل دیوان ششم میں ''اب دشتِ عشق میں ہیں یہ تنگ آئے جان سے''(۷۶) ہے۔ اس کے علاوہ دیوان ششم میں شامل چار فردیات اور ایک غزل ''کیا کشت وخوں پہ ان دنوں میلانِ یار ہے''(۷۷) مثنوی ''شکارنامۂ اوّل'' میں شامل ہے۔

کیا منھ لگے گلوں کے، شگفتہ دماغ ہے
پھولا پھرے ہے مرغِ چمن باغ باغ ہے(۷۸)

کا منھ ل (مفعول)، گے گلوکِ (فاع لات)، شگفتہ د (مفاعیل)، ماغ ہے (فاع لن)، پھولا پ (مفعول)، رے ہِ مُرغ (فاع لات)، چمن باغ (مفاعیل)، باغ ہے (فاع لن)۔ صدر و ابتدا ''اخرب''، حشو اوّل و دوم ''مکفوف''، عروض و ضرب ''محذوف''۔ اس طرح آٹھ ارکان کے اس مطلع کی بحر ''مضارع مثمن اخرب مکفوف محذوف'' (مفعول فاع لات

مفاعیل فاع لن) ہے۔

۲۷۔ نظمیات (قطعات، مناقب، قصاید، مراثی، مثنوی): نظمیات میں ایک ہزار ایک سو چھتیس اشعار کے دو قطعات، چار مناقب مخمس کی ہیئت میں، ایک ہجو مخمس میں، دو قصاید، سات مراثی اور تین ہجویہ مثنویاں مذکورہ بحر میں ہیں۔

غزلیات و نظمیات کے حوالے سے بحرِ مضارع کے زحاف پر تفصیل سے بات کی جا چکی ہے جب کہ حیرانی اس بات کی ہے کہ بحرِ مضارع جس میں وتدِ مفروق کا التزام سالم مضارع کو اُردو زبان میں غیر مروّج بنائے ہوئے ہے۔ میرؔ صاحب کا کمال یہ ہے کہ اس زحاف کو وہ اس انداز سے اپنے شعری تصرّف میں لائے ہیں کہ یہ زحاف اردو زبان کا ہو کر رہ گیا۔ جہاں مفروق کو سببِ متوسط(۲۹) قرار دیا گیا ہو اُردو شاعری میں سببِ متوسط فاعلات، فاعلان کی کیفیت کا حامل ہو جاتا ہے اور ہم وتدِ مفروق کا وہ فرق بھول جاتے ہیں جو کہ اس کی اساس ہے۔ بہر حال میرؔ صاحب کو سمجھنے اور جاننے کا عمل تو قیامت تک جاری رہے گا لیکن مذکورہ بحر کی اہمیت بھٹائی کے ایک تارے جیسی ہے۔ ایک تارے کو سمجھے بغیر سُروں کی شاعری کو سمجھنا بعید از قیاس ہے۔ میرؔ کے غنایئے کو بھی سمجھنے کے لیے بحرِ مضارع کے مذکورہ زحاف کو جاننا اور سمجھنا ناگزیر ہے۔

حواشی

۱۔ مذکورہ شعر کی بحر ''سریع مسدس مطوی مکسوف (مفتعلن مفتعلن فاعلن) ہے۔ میر تقی میرؔ، ''کلیاتِ میرؔ''، جلد اوّل، مرتب: کلبِ علی خاں فائق، (لاہور: مجلسِ ترقیِ ادب، اپریل ۲۰۱۱ء)، طبع سوم، ص ۴۵۵

۲۔ بحرِ مضارع کے سالم رکن مفاعیلن سے اخرب ہو کر مفعول ہوا، فاع لاتن اور مفاعیلن مکفوف ہو کر فاع لات اور مفاعیل ہوئے، آخری رکن فاع لاتن مقصور ہو کر فاع لات اور محذوف ہو کر فاع لن ہوا۔ مضارع مثمن اخرب مکفوف محذوف مقصور کی تفصیلات ملاحظہ کیجیے: مولوی نجم الغنی رامپوری، ''بحر الفصاحت''، حصّہ دوم و سوم، (لاہور: مجلسِ ترقیِ ادب، دسمبر ۲۰۰۶ء)، طبع دوم، ص ۱۹۳۔۱۹۶

۳۔ فاصلہ چار یا پانچ حرفی لفظ کو کہتے ہیں۔ اس کی دو صورتیں ہیں۔ ایک فاصلہ صغریٰ (پہلے تین متحرک حروف اور چوتھا ساکن) اور دوسرا کبریٰ (پہلے چار متحرک حروف اور پانچواں ساکن) تفصیلات کے لیے ملاحظہ کیجیے: سیّد غلام حسین قدر بلگرامی، ''قواعد العروض''، (لکھنؤ: مطبعِ شامِ اودھ، ۱۳۰۰ھ)، ص ۲۱

۴۔ سببِ خفیف دو حرفی لفظ کو کہتے ہیں جس کا پہلا حرف متحرک اور دوسرا ساکن ہو۔ وتدِ مجموع وہ سہ حرفی لفظ ہے جس کے پہلے دو حروف متحرک اور تیسرا ساکن ہو۔ تفصیلات کے لیے ملاحظہ کیجیے: ''قواعد العروض''، محولہ بالا، ص ۱۹

۵۔ سببِ ثقیل وہ دو حرفی لفظ ہے جس کے دونوں حروف متحرک ہوں۔ وتدِ مفروق وہ سہ حرفی لفظ ہے جس کا پہلا اور تیسرا حرف متحرک اور دوسرا ساکن ہو۔ تفصیلات کے لیے ملاحظہ کیجیے: ''قواعد العروض''، ص ۱۹

۶۔ بحرِ مضارع سالم کے ارکان ''مفاعیلن فاع لاتن مفاعیلن فاع لاتن'' ہیں۔

۷۔ میر تقی میرؔ، ''کلیاتِ میر''، جلد اوّل، محولہ بالا، ص ۹۷

۸۔ ایضاً، جلد چہارم، مرتب: کلبِ علی خاں فائق، (لاہور: مجلسِ ترقیِ ادب، جون ۲۰۰۶ء)، طبع دوم، ص ۲۰۴
۹۔ ایضاً، جلد ششم، مرتب: کلبِ علی خاں فائق، (لاہور: مجلسِ ترقیِ ادب، مارچ ۲۰۱۱ء)، طبع دوم، ص ۳۶۹
۱۰۔ ایضاً، جلد دوم، مرتب: کلبِ علی خاں فائق، (لاہور: مجلسِ ترقیِ ادب، جنوری ۱۹۹۱ء)، طبع دوم، ص ۲۳
۱۱۔ ایضاً، جلد اوّل، محولۂ بالا، ص ۲۱۱
۱۲۔ ایضاً، جلد چہارم، محولۂ بالا، ص ۲۰۷
۱۳۔ ایضاً، جلد دوم، محولۂ بالا، ص ۹۷
۱۴۔ ایضاً، ص ۱۰۶
۱۵۔ ایضاً، جلد چہارم، محولۂ بالا، ص ۲۷۷
۱۶۔ ایضاً، جلد سوم، مرتب: کلبِ علی خاں فائق، (لاہور: مجلسِ ترقیِ ادب، جون ۱۹۹۲ء)، طبع دوم، ص ۶۷
۱۷۔ ایضاً، جلد اوّل، محولۂ بالا، ص ۲۲۱
۱۸۔ ایضاً، جلد دوم، محولۂ بالا، ص ۱۱۴
۱۹۔ ایضاً، جلد چہارم، محولۂ بالا، ص ۷۴
۲۰۔ ایضاً، جلد سوم، محولۂ بالا، ص ۸۴
۲۱۔ ایضاً، جلد اوّل، محولۂ بالا، ص ۲۲۵
۲۲۔ ایضاً، جلد چہارم، محولۂ بالا، ص ۸۳
۲۳۔ ایضاً، جلد سوم، محولۂ بالا، ص ۲۸۴
۲۴۔ ایضاً، ص ۲۸۶
۲۵۔ ایضاً، جلد اوّل، محولۂ بالا، ص ۲۲۷
۲۶۔ ایضاً، جلد چہارم، محولۂ بالا، ص ۴۹
۲۷۔ ایضاً، جلد سوم، محولۂ بالا، ص ۲۸۷
۲۸۔ ایضاً، ص ۲۹۰
۲۹۔ ایضاً، جلد اوّل، محولۂ بالا، ص ۲۳۳
۳۰۔ ایضاً، جلد چہارم، محولۂ بالا، ص ۲۲۴
۳۱۔ ایضاً، جلد دوم، محولۂ بالا، ص ۱۴۱
۳۲۔ ایضاً، جلد اوّل، محولۂ بالا، ص ۲۵۶
۳۳۔ ایضاً، ص ۲۵۷
۳۴۔ ایضاً، جلد چہارم، محولۂ بالا، ص ۶۸
۳۵۔ ایضاً، جلد سوم، محولۂ بالا، ص ۱۰۰
۳۶۔ ایضاً، جلد اوّل، محولۂ بالا، ص ۲۶۱
۳۷۔ ایضاً، جلد سوم، محولۂ بالا، ص ۳۰۰
۳۸۔ ایضاً، جلد دوم، محولۂ بالا، ص ۱۵۱

۳۹۔ ایضاً، جلد اوّل، محولۂ بالا، ص ۲۶۳
۴۰۔ ایضاً، جلد چہارم، محولۂ بالا، ص ۴۷
۴۱۔ ایضاً، جلد سوم، محولۂ بالا، ص ۳۰۲
۴۲۔ ایضاً، جلد دوم، محولۂ بالا، ص ۱۵۸
۴۳۔ ایضاً، جلد چہارم، محولۂ بالا، ص ۷۷
۴۴۔ ایضاً، جلد چہارم، محولۂ بالا، ص ۷۵
۴۵۔ ایضاً، جلد دوم، محولۂ بالا، ص ۱۶۰
۴۶۔ ایضاً، جلد سوم، محولۂ بالا، ص ۱۰۹
۴۷۔ ایضاً، جلد اوّل، محولۂ بالا، ص ۲۶۹
۴۸۔ ایضاً، جلد دوم، محولۂ بالا، ص ۱۶۱
۴۹۔ ایضاً، جلد چہارم، محولۂ بالا، ص ۸۴
۵۰۔ ایضاً، جلد سوم، محولۂ بالا، ص ۱۱۲
۵۱۔ ایضاً، ص ۳۰۹
۵۲۔ ایضاً، جلد اوّل، محولۂ بالا، ص ۲۷۱
۵۳۔ ایضاً، جلد چہارم، محولۂ بالا، ص ۲۲۸
۵۴۔ ایضاً، ص ۸۹
۵۵۔ ایضاً، جلد دوم، محولۂ بالا، ص ۱۷۱
۵۶۔ ایضاً، جلد چہارم، محولۂ بالا، ص ۹۱
۵۷۔ ایضاً، جلد دوم، محولۂ بالا، ص ۱۷۳
۵۸۔ ایضاً، جلد اوّل، محولۂ بالا، ص ۲۸۰
۵۹۔ ایضاً، جلد چہارم، محولۂ بالا، ص ۲۳۰
۶۰۔ ایضاً، ص ۹۳
۶۱۔ ایضاً، جلد اوّل، محولۂ بالا، ص ۲۸۶
۶۲۔ ایضاً، جلد چہارم، محولۂ بالا، ص ۱۰۱
۶۳۔ ایضاً، جلد دوم، محولۂ بالا، ص ۱۸۵
۶۴۔ ایضاً، جلد اوّل، محولۂ بالا، ص ۲۹۶
۶۵۔ ایضاً، جلد چہارم، محولۂ بالا، ص ۲۴۴
۶۶۔ ایضاً، جلد ششم، محولۂ بالا، ص ۳۳۸
۶۷۔ ایضاً، ص ۳۶۳
۶۸۔ ایضاً، جلد اوّل، محولۂ بالا، ص ۳۲۰
۶۹۔ ایضاً، جلد اوّل، محولۂ بالا، ص ۲۶۷

۷۰۔ ایضاً، جلد چہارم،محولۂ بالا،ص ۲۵۸
۷۱۔ ایضاً، جلدسوم،محولۂ بالا،ص ۱۷۸
۷۲۔ ایضاً، جلداوّل،محولۂ بالا،ص ۳۹۷
۷۳۔ ایضاً، جلد چہارم،محولۂ بالا،ص ۲۶۱
۷۴۔ ایضاً،ص ۱۳۰
۷۵۔ ایضاً، جلداوّل،محولۂ بالا،ص ۴۱۱
۷۶۔ ایضاً، جلد چہارم،محولۂ بالا،ص ۲۹۸
۷۷۔ ایضاً، جلدششم،محولۂ بالا،ص ۳۲۷
۷۸۔ ایضاً، جلد چہارم،محولۂ بالا،ص ۲۸۰
۷۹۔ سیّدغلام حسین قدر بلگرامی،''قواعد العروض''،محولۂ بالا،ص ۲۰

مآخذ

۱۔ بلگرامی،سیّدغلام حسین قدر،''قواعد العروض''،لکھنؤ:مطبعِ شامِ اودھ،۱۳۰۰ھ۔
۲۔ میرؔ،تقی میر،''کلیاتِ میرؔ''،جلداوّل،مرتب: کلبِ علی خاں فائق، لاہور:مجلسِ ترقیِ ادب،طبع سوم،اپریل ۲۰۱۱ء۔
۳۔ ______،جلد دوم،______،طبع دوم،جنوری ۱۹۹۱ء۔
۵۔ ______،جلدسوم،______،طبع دوم،جون ۱۹۹۲ء۔
۶۔ ______،جلد چہارم،______،جون ۲۰۰۶ء۔
۷۔ ______،جلدپنجم،______،طبع دوم،ستمبر ۲۰۰۷ء۔
۸۔ ______،جلدششم،______،طبع دوم،مارچ ۲۰۱۱ء۔
۹۔ نجم الغنی رامپوری،مولوی،''بحرالفصاحت''،حصّہ دوم وسوم، لاہور:مجلسِ ترقیِ ادب،طبع دوم،دسمبر ۲۰۰۶ء۔